

# گنجائے قادری

## پیر عالیہ قادریہ بریلوی شریف

### دافع الفساد عن مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده الفزى طرعه هو حرم احزاب الساب ونبهه وعلی  
 اور موجب الی یوم اقیقہ وبعده اہمًا بجل مجدہ تعالیٰ انظر من الشیخ وبعین من الاس ہے کہ الی  
 لنگوہ ورو بند وانبیاء تصادیمون نے حصہ ۶ سو پہل سے حضور پر نور علی حضرت قبلہ وکعبہ وکعبہ  
 الاقدس کے سوالات و احتراضات سے عاجز آکر تین چھوٹے ایک حکم بنا کیا کرتا اپنے یہاں کے  
 حاصل حاصل مولوی وعلی حسن وعلی کو جوابات سے جان بچانے فضول باتوں میں وقت  
 نوائے رسائل وکشت بہارات کے جواب میں اکبر اہلسنت کو برا کہنے کا بیان پیش کیا ہے  
 مستعد کیا ذہن میں صاحب اگرچہ اپنے اکبر سے بھی بڑھ کر علم سے عاری تھے اگر کمال عمارت  
 و میاں شعلہ دی وشمس شامی و شمس شامی و شمس شامی و شمس شامی و شمس شامی و شمس شامی  
 سے چھانٹے گئے اناب و ذریات تھاوی صاحب کے اختراؤں پر جو اہلسنت خرم اللہ تعالیٰ  
 باوجود تین ہزار کشتہ ہارے جنھوں نے بعد تعالیٰ کلام میں شہ میں بھڑکی جگہ کو گوندھے  
 وشمس صاحب کو بھی رکھ ہوا چاہی اوکند کر مراد بندہ دم بدیم کوئی ملے میندان استیہ و جملہ آپ  
 نے بھی ایک نو بزاری اشتہار و گھڑی طالع کا مال ہے کہ جو بہارات او کو ختم نے ان کے کبار  
 کی طہ و کتاہوں سے بولا صفو نقل کیں جن پر علمائے حرمین شریفین نے ان کے اہل کی سات  
 مانہ مخیرین کیں انکو تو رہنے و دھور و اعلاظ ختم کی کتاب کا لفظ کر لیں... جارے اکبر کو

جہانگیر علی صاحب کا خط و کتابت سے بہت ساری باتیں سامنے آئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ

کتابوں میں لکھا وہ تو ہمارے یہاں دولت سہری ہے حتیٰ تھیں دیکھے اور اس میں سے یہ سوا ملا  
 کہ بھی لڑ پوکی کی حالت کہ اس نے بھول خود اذی لقمہ کو چھپایا مگر گھر میں چھپا کھکھو دھتیر  
 کی جو بہت سی ہو وہ گھر کی گھر میں گذارین اذی لقمہ کو عید گاہ میں اسے شائع کیا یہاں ہے  
 تیسرے ہی دن جواب لیا کہ کچھ ہوں تو ایک لاکھ اندازہ ہر شخصین بی من جمع کروں اور ہمارے  
 دعوہ کا ثبوت دیکھیں مگر آج تین مہینے ہو گئے نہ روپے جمع کیے نہ ثبوت دیکھا۔ درہنگی صاحب کو  
 دوسرا جواب مولوی عبد الغنی صاحب نے پوری لے دیا کہ آپ کچھ ہوں تو ہزار روپے لیتے آئیے  
 اور نیز چن کر کم سے ثبوت لیجیے گرد و پیش صاحب اپنے اشتہار کی حقیقت جانتے تھے کس منہ  
 سے سامنے آئے وہ منظر العجب و عجیب سے گنگوہی غائب آخر گشت ہفتہ میں ہی ابراہیم صاحب  
 ولد مولوی محمد حسین صاحب فنی فقیر دار و مراد آباد ہوئے اور علی الاعلان اپنے دھڑون میں کہ گنگوہی  
 میں ثبوت دینے والے حضرات آئین ثبوت دین چھوڑنا چاہتے ہیں مولانا مولوی نسیم الدین صاحب  
 کو جب خبر پہنچی تو وہ ثبوت دینے کو مستعد ہوئے اور آپس میں تحریرات شمع ہوئیں جب خبر بری  
 پہنچی تو فقیر بارگاہ قدیر ہمارا کباب اساذی جناب مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قاضی  
 و جناب مولانا مولوی فاروق احمد عرف مولوی محمد عظیم الدین صاحب مدینہ منورہ است بری ملاکار  
 کچھ بچے مولانا مدوح نے ایک مختصر قریب کے بعد مولوی ابراہیم صاحب سے فرمایا کہ مولانا  
 عظیم الدین صاحب کو جو مطالبہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب سے ہو میں نے سنایا کہ آپ ان کو لے آئیے  
 اور ثبوت لیجئے مستعد میں اگر ایسا ہے تو رسم التہنہ میں اسی سے بری سے حاضر ہوا ہوں اس کے لکھو لانا  
 نسیم الدین صاحب نے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کو خالی منازہ تو ہے مگر ان کو انھیں دھڑون میں لے آئیے  
 رہے تو ہم ہی منازہ ہے جس طرح آپ بعضی صاحب کی طرف سے روپے دینے پر آمادہ ہیں میں لانا  
 نسیم الدین صاحب کی طرح کہنے کو طیار ہوں میں یہ مولوی ابراہیم صاحب کے کہتے ہیں کہ میں  
 منازہ مولانا احمد رضا خان صاحب کو دی مولانا اشرف علی صاحب بخاری کا ہے۔ ان دونوں میں  
 منازہ کر لیتے ہو نامہ ہو گا ہم کو کہ ان کی گفتگو سے میں اس لیے کہ ان دونوں میں

صاحبوں کا جو اثر اپنے اپنے معتقدین پر ہے جو لوگ کہتے ہیں سولانا نے فرمایا کہ اگر مولوی اشرف علی صاحب مناظر کے لیے مستعد ہو جائیں تو اس سے کیا بہتر بیان تو برسرِ حق ہی تھا اور مولوی صاحب نے کہا کہ آپ بری جاکر سولانا کو مستعد کیجئے اور میں سولانا کو مستعد کرانے کی غرض سے جانا تم تحصیل حاصل ہے وہ تو ہوش سے مستعد ہوں مولوی اشرف علی صاحب کے مستعد کیجئے مولانا صاحب نے سولانا کو مستعد کرانے کی تاکید کی اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کو برابر مناظرہ کے خطوط تحریر فرما رہے ہیں اب ان خطوط میں ایک سالہ راجع الاخر کو بھیجا دو سرا بنام تاریخی امحاکات اخیر کا۔ دوسری القعدہ کو پھر تیسرا خط اسی پر ختم کیجئے کہ میں اس کے پانچ پہلے کردہ کو کسی کا جواب ہی نہیں دیتے اس پر فریقین میں ایک معاہدہ لکھا گیا کہ کسی کا قتل نہ ہو

## نقل معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم المرسلین

آج بتاریخ ۱۲ صفر مظفر ۱۲۸۴ ہجری روز یکشنبہ عرصہ کے بعد ہم مولوی نظیر الدین ہمدانی و مولوی محمد ہریم لدھی محل دہلی کا دھندلہ رفت پورہ میں بریکن شیخ فیض بخش صاحب کے جمع ہوئے اور نہایت مسانت اور خوبی سے گفتگو کر کے بعد ایک متوسط جلسہ میں بیٹے کیا کہ مولوی اشرف علی صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب کو اس مضمون کے خطوط بھیجے جائیں کہ آپ دونوں جہاں مواخذات حسام الحرمین بحفظ الایمان کے متعلق خود مناظرہ کر لیں یا اپنا ایسا وکیل مقرر کر لیں تمام ساخت پر راختہ قبول سکوت کھول عدول موکل کا ٹھہرے مقرر کر لیں اور تاریخ ایس منظور کی سمین فرما کر ۱۲ صفر مظفر ۱۲۸۴ ہجری تک اپنا مہر و دستخطی جواب دین مولوی احمد رضا خان کا جواب مولوی فخر الدین صاحب مولوی محمد ابراہیم صاحب کے پاس فدیہ حبشہ دہلی بھیج دین اور وہ اس کے فروار دین اور مولوی اشرف علی صاحب کے

یہ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی مظفر الدین صاحب کے پاس بذریعہ حبشتری برہمن  
 بیگمین۔ اور وہ اس کے قصہ دار ہیں۔ یہ دونوں جواب دہ حضرت تکذوہ پھوج جائیں۔  
 ہم دونوں میں سے جو کوئی حسب معاہدہ ۷۷ حضرت تکذوہ پھوجی نہ بھیجا جواب انکاری بھیجے  
 وہ مطلوب سمجھا جائے گا۔ فقط محمد بنالکیم القلم خود ۷۷ مسفر ۱۲۳۵ھ

محمد مظفر الدین قادیانی عینی عہدہ قلم خود ۷۷ مسفر ۱۲۳۵ھ

عبدالرحمن کان القدر لوالدہ وکلیج للوفین خادم ظہر رسلہ سلامیہ سجد شاہی مل آباد  
 اگرچہ مولانا کا قصہ تھا کہ شبہی ہیں واپس توفیق شری نے آئین گرد حجاب ہانست کے علاوہ  
 سے تین دن قیام فرمایا بعدہ تعالیٰ اظہار حق کے بیان ہوتے رہے جو حقے معزز و چہار شنبہ  
 واپسی ہوئی اسی دن حضرت قید و کعبہ سے واقعہ مذکورہ گزارش کر کے عرض کی کہ حضور پھر  
 ایک خط بنام مولوی اشرف علی صاحب تحریر فرمائیں جس میں تاج مناظر و معر فرما دیں کہ میں آؤں  
 حسب معاہدہ مولوی ابراہیم صاحب کے پاس حبشتری کر کے دینی بیچھون حضور پر نور نے  
 اسی وقت پھر مفادہ عالیہ بنام جناب تھانوی صاحب تحریر فرمادیا جسے سولہ لکے اسی  
 دن حبشتری کر کے بیچھون یا مفادہ عالیہ کی لفظ بلفظ نقل یہ ہے

## نقل مفادہ عالیہ

بسم القدر الرحمن الرحیم

محمد بن علی رسولہ الکریم

جناب شیخ المناقب مولوی اشرف علی تھانوی جناب

اسلام علی من تبع الہدی۔ محمد ارگاہ عزیز قدیر و مولانا قندون سے آپ کو دعوت ہے  
 یہ ہے حسب معاہدہ ۷۷۔ اور وہ اس کے قصہ دار ہیں۔ یہ دونوں جواب دہ حضرت تکذوہ پھوج جائیں۔  
 ہم دونوں میں سے جو کوئی حسب معاہدہ ۷۷ حضرت تکذوہ پھوجی نہ بھیجا جواب انکاری بھیجے  
 وہ مطلوب سمجھا جائے گا۔ فقط محمد بنالکیم القلم خود ۷۷ مسفر ۱۲۳۵ھ

یہ وہی وقت فریق مقابل کو دیتے جائیں کہ حریفین میں کسی ایک کی غفلت کچھ شش فرسے ساتھ  
 میں ۲۰ صفر وصول قیصر کا مناظرہ کے لیے مقرر ہوئی ہے آج ۵ اکتوبر کی اطلاع مجھے ملی ہے اور  
 کی سمت کابل سے وہاں بات بھی کتنی ہے اسی قدر کہ کھاتہ خان احمد سس جھمکے اور  
 سید عالم سے اللہ علیہ وسلم میں تو میں ہیں نا نہیں نہ لہو نہ عالی و لو منٹ میں ہیں وہاں  
 ہر ظاہر ہو سکتا ہے لہذا تقیر اوس عظیم ذوالعرش کی قدرت و رحمت پر تو کوئی کر سکتا ہی ہے ۲۰ صفر  
 روز جان افروز و خوشنہ اس کے لیے مقرر کرتا ہے کہ فوراً قبول کی جو رہی اپنی مہری دستخط  
 دانا کریں اور ۲۰ صفر کی صبح مراد آباد میں ہوا اچھا بھلا اسامہ فقیر کے نزدیک میں احمد آپ  
 بالذات اس امر اہم و عظیم دینی کو طے کر لیں اپنے خدوں کی جیسی آپ بتا سکیں گے وکیل کیا بتا نیگا  
 عاقل مع مستطیع توفیق کی وکیل کیوں ظور ہو چنڈا معا و کفر و اسلام ہے کفر و اسلام میں کفایت  
 کسی اور گزرتی ہی ترح خود سلسلے میں آسکتے اور وکیل ہی کو سب پر غلبہ و توفیق تو یہی کھدے یکے  
 اوراد کے ساتھ فوراً فوراً اپنی جہود و مستطیع سے تو کس حسین اور تاج غمکے کا قبول کھدے یکے اتنا  
 کو حسب معاہدہ آپ کو کھنڈی اچھا کہ وہ آپ کا وکیل مطلق ہے اوس کا تمام ساختہ نہ غفلت قبول سکوت  
 قبول عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی ضرور کھنا ہو گا کہ اگر ہون العزیز القدر و خیر  
 آپ کا وکیل مغلوب یا معزف یا ساکت یا غار ہوا کھڑے تو یہ علی الاطلاق آپ کو کرنی اور چھاپنی  
 ہوگی کہ تو بہ بین و کالت نا ممکن ہے اور علانیہ کی تو بہ و غیہ لازم یقین عرض کرتا ہوں کہ جب اخیر  
 آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ تو بہ کرتی ہوئی تو آپ ہی پر چھ جائیں گے پھر آپ خود ہی اس وقت  
 کی بہت کیوں نہ کریں کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں گے  
 آپ نے اور بات بنائے وہ سوائے دلائل و دلائل الا اللہ علی العظیم آپ کو برسوں سے  
 ساکت رہنا احمد آپ کے عاری رخصیات کو سعی ہے حاصل کرتے ہیں ہر ایک کسی ہی جواب کے ہوتے  
 ہیں آخر تا جبکہ اب ماخیز و موت ہے اس پر بھی آپ سامنے آئے تو احمد صمد بن فرض ہارت اور  
 کہہ اے کس کے غوغا و شغبات جہو کہ منور و نامیر کام نہیں اللہ عزہ جل کی قدرت میں

ہے والہ سیدی من یشار الی صراط مستقیم وحملہ اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا و ناصرنا  
 و ما ونا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین و الحمد للہ رب العالمین

لقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۵ صفر مظفر روز چہار شنبہ ۱۲۸۴ ہجری قمری صلی علی صاحبہا و آلہ افضل الصلاۃ و التحیۃ



محمد سید ملاوہ و خانگی رسیدہ خاضعہ کے لڑکا دستخطی خط بھی بروز شنبہ مولانا کے پاس پہنچا کہ  
 وہ خط میں نے آج ہی تھا نہ بھونچو محمد رہے جو کچھ جواب آئے گا اوس سے مطلع کرو محمد اب  
 اپنا مسئلہ بھائیوں کو حقیقت حال پر مطلع کرنے کی غرض سے وہ معاہدہ اور معاوضہ عالیہ  
 شائع کیا تھا تاہو اگر اب کی سولوی بڑیم صاحب کی لہ الغیری پر خباب سولوی تھا تو فیصلہ اپنی رسم  
 شکن حال اولیٰ اپنی مہری دستخطی تحریر قبول کی ہے محمدی تراشا اللہ العزیز القدر فیض پر نور مسخ خدکم  
 حصہ و بادین بھگ اور اگر حسبات منکر ہوئے تو سکتا ہو تو نزار باراد کا بھن فرزند شمشاد شکار  
 ہوں یا نہ کے خاصوں پر بھی ہوئے تعالیٰ علم طور پر واضح ہو جائیگا اوسم غم ہاتھ اکسین گئے  
 صبر نہیں پڑیں چہاری حشر و بیکار بن جائیں گے کہ یار و زن تیری درو لڑکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم و حسنا اللہ و نعم الوکیل صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا  
 و ما ونا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین و الحمد للہ رب العالمین

خادم آستانہ رضویہ فقیر عبید المغنی غفرلہ حاضر واقعہ مراد آباد

طہر بانہ من البدع و الفساد ۱۲ صفر مظفر روز شنبہ ۱۲۸۴ ہجری قمری

اگر بعد از آن معاہدہ بابیہ کے گئے کا فل ہو گیا تھا تو اسیا بلا ستنے ناچار خلافت چاہئے  
 سارے تحریک پر ہی کوام کے کسی سے قیاس نہ لیں اس پر مظلوم و مظلوم الیضا ہو کر نشانہ بن گئے

بسم الله الرحمن الرحيم  
 مخدوم و مصل علی رضا الکریم

حساب سچ المناقب امی اشرف علی قضاوی صاحب

اسلام علی من اتبع الهدی۔ ملاحظہ ہو کہ داری بھی آپ کے ساتھ مل کھینچے آپ کو جس طرح کہ وہ بے شک  
 صاحب پر وکیل غراہ کوئی نہ تادمہ ملک اس کے فقیر لے لے سفا کیا آپ کو ایک دیا اور ہر کو کو  
 کر نیک آواز کیا اس سفا پر جان پر چھپائے اپنی تہذیب کے جگہ کھائے او کیل غصہ فرمایا اگر ہر جو رو بہ  
 دین کو ہم سفا کیس میں اب قضاوی صاحب سے استفسار نا پاک ہاں۔ بے طرہ کی تہذیب  
 کو ہر کو کو غصہ تو آپ کو صاف بتا گیا کہ انھوں نے آپ سے بالا بالا کا غصہ کر دیا اور مسلمانوں کو آپ  
 دینا چاہا۔ وایکہ عین الانفس ہم و کمن الی شعرون۔ محمد تر سلسل ان تو ان کو دھوکے میں لائے کہ آپ کو  
 انھوں نے مفت سانا آپ ان سب کے مرکز سے براہ آپ کے بچے اسٹارٹ ہندو دین میں میرا زانی و مکرمل  
 اتحاد ہے چلی تو اب آپ کے نام سے جو جیو جین میں شخصی کو کیس میں گرا دیا ہے کی نہیں ہاں کہ  
 میں صاف تحریر تھا کہ اپنا مہر میں تخطی جواب میں اور اس فقر لے لے دستخط دہرہ پھر جیو جین کا خط  
 میں یہاں معروف نہیں مگر بعض ملے بعض میں پکا خط بیان ہے میں پکا فرمایا کیا لکھا نہیں آپ کو آپ کے  
 صحابیوں کے حالات کچھ تو یہی آج کر دہ ملے ہاں انی سا دہرہ کر لے لے ہر چند کہ آپ کسی طرح کوئی تحریر  
 میری نہیں رہی تھی ناچار انھوں نے اپنی اور آپ کی بات بنی کہنے کو ایک تحریر کی ہر لکھے کہ محمدی مظلوم  
 کہہ دینا تو ان کے کلمہ خود میں تھا آپ کی ہر کلمہ کو سب کے کمال سے عجوبہ غلات سا دہرہ بنی کسی کو کہہ دے  
 نام تو ہو جائے مگر یہ کہ مسلمان اس کے کہ نون جب تک آپ کی تو کین جو صبح شب بستی کوئی شخصی کو کیس  
 نا انجائی کے ہی میں ہی تخطی پر بھیجی یعنی "ادکان مروتھو لہ تعالیٰ جالا کماں تو مہر میں بھی شبہ تہ پیدل"

کہ جس کو شیخ تو آپ بھی سنا ہو گا کہ جو تمام اشیاء کا جوہر ہے غیر معروف و غلط و خلاف معادہ  
 یہ تھا خدا را اللہ تعالیٰ لا کو کہچہ پاس پہنچے گا آپ خود از ذات خود چکر کی طرح کو مراد آباد میں پہنچائیں اور  
 وہ دوجہ جو غلط و غلط خط میں گھسے کہ میں اود آپ بالذات میں ابرہم و اعظم دینی کو طے کر لیں اور دل کی گنج  
 بتا سکیں سے دیکھ کیا جانتا ہے عامل بالغ مستعجب غیر غرضہ کی توکیل کیوں منظور نہ ہو گیا یہاں سے لفظ  
 کا یہ کہ وہ اسلام میں کانسٹنسی کا جواب میں اور اگر آپ اپنا مجاز رکھتے ہیں تو ان اور رکھیں گی سب اور  
 میں تو علی رؤس الامم اظہار دیکھ کر میں نے غلا کو اپنا توکیل ملتی کیا اور کا تمام سا فخر پر اختہ قبول سکوت  
 توں بعد دل سب میرا یہاں اود کے مجاز رکھنے کے طے کر کے توہر کرنی اہل پیرانی مضمون کی تحریر اپنی میری  
 طبع میں اور کچھ لکھنے کے بعد اود اختہ ہر بالفرض آپ نے توکیل کا ثبوت دے دیں میں نے اس میں ہر رکھ  
 لادہ سے بھی آپ کی نین کو متاثر توکیل سے بھی آپ کا دوشن غنا کیا علت لکھتا ہوں اور اخذت تمام امور  
 بقتل الایمان کے متعلق مناظرہ ہوا اور نہ منصف تھا لکھ کر انہی غنکی رہیں جو امر میں فیضی کی وجہ بھی  
 محمود رہے کہ شائقین محفل لائے + یہ سب چاہے جو بحث و تہجد ایہو کر  
 ہوا بھی یہ کچھ سکوت اور آپ کے حوالہ میں کی جا سبازی سے آپ پر کوالی بالفرض یہ تحریر آپ کی ہی توہر کر کے  
 سے عدول کیوں ہوتا۔ چکہ معاہدہ میں خاص میری متعلق کا غلط جوہر ہو چکا تھا۔ لہذا آپ  
 بذات خود عام کی صحت و عروہ آباد میں ہونا اور جہاں نمود کر کے بعد اپنی توکیل نہانی و میری فی  
 ان شہادہ اور دنیا ہو گا ورنہ لڑا بار بار روشن ہو چکا اس بار بعد اللہ تعالیٰ روشن رہو جا رہا ہے  
 کہ جس سے یہ یہ جوہر ہے کی طرف منسوب کی گئی ہے جس کے متعلق اور امور لکھ کہنا توں میں  
 شہادت لائیں گے اور یہ وقت جس کر جیسے جائیں گے یہ بزرگ جوہر سے کرتے کا وقت نہایت  
 و رہے تا وقت و لغز ان کہیں لا حوائی ولا کفر الا بالہ علی اعظم علی اللہ تعالیٰ فی خبر و خبر  
 رسولان و ناصر و مار و نا محب و زار و مجید و خیرہ البصیرین آمین۔

فقیر احمد رضا قادری علی عنہ بقلم خود آج بست و چهارم صفر سنہ ۱۲۸۵  
 فیروز آباد میرت دستخدا و کبر کھٹا ہوا

شیخ ابوبکر قادری